سوال

(102)تلاوت کرتے وقت کچھ طعام سامنے رکھنا اور صدقہ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک پروفیسر کالج لاہور لکھتے ہیں۔ کے تلاوت کرتے وقت کچھ طعام سامنے رکھنا اور صدقہ دینا گو اس عمل کی کوئی صریح صورت سلف میں مروج نہیں مگر جب علیحدہ بجائے خود ہر دو عمل مشروع ہیں۔ تو ان دونوں کو جمع کرنے سے کون عمل مانع ہے۔ اور اس ممانعت کی کوئی دلیل ہونی چاہیے۔ مع لہذا اکابر امت کے ایک جم غفیر کا ہر ایک زمانہ میں اس پر کاربند رہنا اس کے مستحسن ہونے پر دال ہے۔ پس کیا یہ مضمون قابل قبول ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسے ہی خیالات کی تردید کرنے کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہوا ہے۔ کہ دین اگر قیاس سے ہوتا تو موزے کے نیچے کی جانب سے مسح کیا جاتا۔ ایسے حضرات سے یہ سوال ہونا چاہیے۔ کہ جناب کا یہ قول آیت یا حدیث یا اجماع تو نہیں ہے۔ اولہ اربعہ میں سے چوتھی دلیل قیاس ہے۔ سو وہ مجتہد کا فعل ہے۔ آپ تو مقلد ہیں مجتہد نہیں۔ پھر آپ یہ قیاس کیوں کرتے ہیں جو آپ کا حق نہیں ہے۔ علاوہ اس کے قیاس کے لئے بہت سی شروط ہیں۔ جن کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ قرآن مجید چونکہ آپ ﷺ کو مسلمانوں کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیتا ہے۔ اس لئے مزہبی رنگ میں جو بھی کام ہو اس نمونے کے مطابق ہونا چاہیے۔ (7صفر 36 سہ ہجری)

شرفیہ

اسکول کے ایک پروفیسر کا قیاس کہ اگرچہ یہ بدعت سلف میں مروج نہیں۔ مگر جب الگ الگ دو چیزیں مشروع ہیں۔ تو پھر دونوں کو جمع کرنے میں کیا حرج ہے۔ ہاں جناب خوب قیاس کیا نماز مشروع بلکہ فرض ہے۔ اور رفع حاجت بیت الخلاء میں مشروع ہے کیا آپ دونوں کو یکجا جمع کر لیں گے۔ سکولوں میں اکثر غیر مسلم اساتذہ ہوتے ہیں۔ اور کتے۔ گدھے۔ بلے۔ کے قصے پڑھائے جاتے ہیں۔ وہ ایسے ہی قیاس کے لائق ہیں۔ اور اکابر صالح بھی گزرے ہیں اور طالح بھی۔ وَقالوا رَ‌بَّنا إِنّا أَطَعنا سادَتَنا وَكُبَر‌اءَنا فَأَضَلّونَا السَّبيلا ٦٧ سورة الأحزاب

پروفیسر صاحب دوسری قسم کے اکابر سے استدلال کرتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد01ص308

محدث فتویٰ